تزکیر و تانیث

عربی اور سنسکرت کی طرح اردو میں بھی تزکیر و تانیث پائی جاتی ہے اور اگرچہ خود فارسی میں تزکیر و تانیث کا امتیاز نہیں ہے لیکن فارسی کہ جو الفاظ اردو میں آگئے ہیں ان کو بھی اردو میں مزکر یا مونث قرار دے دیا گیا ہے۔ بہر کیف .اردو میں تزکیر و تانیث کی پابندی کو ملحوظ رکھے بغیر گزارا نہیں

جانداروں کی تزکیر و تانیث اصلیت پر مبنی ہے. لیکن بے جان چیزوں کی تزکیر و تانیث محض فرضی ہے. ماہرین .اردو بالخصوص شعراء نے جس طرح مناسب سمجھا بے جان چیزوں کی تزکیر و تانیث کو مقرر کر دیا۔

اگرچہ ایسے قانون تزکیر و تانیث کی پابندی عام طور پر کی جاتی ہے. لیکن بایں ہمہ یہ امر واقع ہے کہ بہت سے ایسے ناموں کی تزکیر و تانیث اب ایک مختلف فیہ ہے. تمثیل کہ طور پر سانس کی تزکیر و تانیث کا فرق دلچسپی سے خالی نہیں . حضرت ذوق اسے مونث فرماتے ہیں۔

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد

سینے میں ہو گی سانس اڑی گھڑی دو گھڑی کے بعد

حضرت ظفر نے بھی سانس کو مونس باندھا ہے

تو چلے گی دشت وحشت میں ہمارے ساتھ کیا

دو قدم میں سانس تیری صبا چڑھ جائے گی

حضرت داغ دانس کو مزکر قرار دے رہے ہیں

دیکھنے کو تیرے اک سانس لگا رکھا ہے

ورنہ بیمار غم ہجر میں کیا رکھا ہے

اسی طرح اور بہت سے ناموں کی تذکیر و تانیث مختلف ہے. فرضی تزکیر و تانیث بنانے کا قلعی قاعدہ دراصل اب تک مقرر نہیں. کبھی ناموں کی سبکی اور گرانی پر تزکیر و تانیث کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور کئی دفعہ صرف قافیہ پیمائی کی رعایت سے کسی جنس کو نامزد کر دیتے ہیں. ضرورت شاعری، رعایت لفظی اور بلعموم اوزان کا بھی تزکیر و تانیث پر .زیادہ اثر پڑتا ہے اکثر کسی لفظ کے آخری حرف کی بنا پر تزکیر و تانیث مقرر کی جاتی ہے۔

جن اسموں کی آخر میں "ی" ہو وہ عام طور پر مونث ہوتے ہیں۔ جیسے ٹوپی، مولی، چھڑی، ٹوکری، سیڑھی البتہ موتی گھی، دہی، پانی مذکر ہیں۔

1 جن اسمائے مصغر کے آخر میں "یا" ہو وہ مونث بولے جاتے ہیں۔ پڑیا، ڈبیا، لٹیا، کٹیا۔

2 ایسے سہ حرفی عربی الفاظ جن کے آخر میں "الف" ہو مونث بولے جاتے ہیں جیسے

ادا، وفا، جفا، عطا، سخا، رضا، حیا، قضا، خطا، ثنا، شفا، دغا، دعا۔

3 جن الفاظ کے آخر میں "ہ" ہو بالعموم مونث آتے ہیں

جیسے راہ، نگاہ، درگاہ، بارگاہ، چارگاہ، تنخواہ، پناہ، خانقاہ، توجہ، توبہ، سمجھ، سوجھ، بوجھ، ٹوہ، جگہ، راکھ، ساکھ۔

4 تمام زبانوں کے نام مونث ہوتے ہیں جیسے اردو، فارسی، عربی، انگریزی، بنگالی، ہندی، پشتو۔

5 تمام نمازوں کے نام مونث ہوتے ہیں جیسے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

6 تمام آوازیں مونث ہوتی ہیں بادل کی گرج، کوئل کی کوکو، مکھیوں کی بھنبھناہٹ، ہوا کی سرسراہٹ۔

7 بعض اسماء جسامت میں بڑا ہونے کی بنا پر مذکر بولے جاتے ہیں لیکن جب ان کے آخر میں

یائے معروف (ی) لگا کر انہیں اسمِ مصغر میں بدل لیا جائے ہو مونث بن جاتے ہیں جیسے

تھیلا، ٹوکرا، صندوقچہ، تختہ، پہاڑ، ہتھوڑا و پیالہ مذکر ہیں اور تھیلی، ٹوکری، صندوقچی، تختی، پہاڑی، ہتھوڑی اور پیالی مونث ہیں۔

8 جن اسمائے کیفیت یا حاصل مصدروں کے آخر میں "ت، ی، گی، ش" ہو وہ عموماً مونث آتے ہیں جیسے

شرافت، ندامت، بہادری، نیکی، بدی، دیونگی، مردانگی، کوشش، بخشش۔

9 جن اسموں کے آخر میں "آئی" آئے وہ عموما مونث ہوتے ہیں جیسے

اچھائی، برائی، رنگائی، دھلائی، پڑھائی، اترائی۔

10 جن اسمائے کیفیت کے آخر میں "او"، "پن" آئے وہ بلعموم مذکر ہوتے ہیں جیسے

جھکاؤ، بناؤ، بہاؤ، بچپن، لڑکپن، دیوانہ پن، بھولاپن۔

11 تمام براعظمو ملکوں اور شہروں کے نام مذکر ہیں۔ جیسے

پاکستان، ایران، افغانستان، ایشیاء، یورپ، افریقہ، امریکہ، پشاور، گجرات، لاہور، حیدرآباد (دلی کو مونث بولتے ہیں اور دہلی کو مذکر)

12 تمام پہاڑوں، سمندروں اور دریاؤں کے نام مذکر ہیں جیسے کوہ ہمالیہ، کوہ ہندوکش، کوہ سلمان، بحرالکاہل، بحر اوقیانوس، بحر ہند، دریائے سندھ، دریائے راوی، دریائے چناب، گنگا، جمنا مونث ہیں۔

13 تمام سیاروں کے نام مذکر ہیں جیسے چاند، سورج، زہرا، مشتری، عطادر، زحل، مریخ مگر زمین مونث ہے۔

14 تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں جیسے سونا، تانبا، پیتل، مگر چاندی مونث ہے۔

15 تمام مہینوں اور دنوں کے نام مذکر ہیں جیسے محرم، سفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذوالحجہ اور جمعہ، ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ مگر جمعرات مونث ہے۔

16 اردو میں انگریزی کے جو الفاظ مستعمل ہیں۔ ان کی تذکیر و تانیث کے معاملے میں اردو کے مستند ادیبوں کی پیروی کی جاتی ہے مثلا مائیسکل، پارٹی، میٹنگ، رجمنٹ، لاری، ڈیٹ، اپیل، کاپی، ٹیوب، پلیٹ، گلاس، لائن مونث استعمال ہوتے ہیں۔ اسٹیشن، ٹکٹ، سٹول، کمیشن، ایڈیشن، فوٹو، آفس، گیسٹ، ڈپو، بل مذکر بولے جاتے ہیں۔

17 مندرجہ ذیل اسماء مذکر ہیں۔

قلم، اخبار، تار، ہوش، مزاج، عیش، قبض، دہی، درد، پرہیض، مرہم، جھاگ، مرض، ماضی، رتھ، پیاز، گوند، چرچا، کھوج، گھاٹ، انجیر، میل، خلعت، بوریا کلام، ایثار، انتظار، غار، سر، لالچ، کھیل۔

18 مندرجہ ذیل اسماء مونث ہیں۔

سائیکل، ناک، گیند، چھت، معراج، تپ، ڈکار، راہ، پتنگ، آواز، کیچڑ، گھاس، جامن، اردو، شراب، جھاڑو، بکواس، دواء، سوچ، بسم اللہ، دسترس، وعظ، نارود، ترازو، محراب، میز، جنگ۔

20 مندرجہ ذیل الفاظ مذکر اور مونث دونوں طرف مستعمل ہیں۔

آغوش، بقاب، سانس، غور، طرز، فاتحہ، نشاط، زنار، متاع، مالا، املاء، موٹر، آب و گل، نشو نما، گزند۔

مذکر / مونث

مذکر	مونث	مذکر	مونث
اونٹ	اونٹنی	استاد	استانی
بنجارا	بنجارن	بطخا	بطخ
بچھڑا	بچھیا	براتی	براتن

بھکاری	بھکارن	پٹھان	پٹھانی
پارسی	پارسن	بھینسا	بھینس
پنجابی	پنجابن	تنبولی	تنبولن
چمار	چمارن	چیونٹا	چیونٹی
چوکیدار	چوکیدارنی	چیلا	چیلی
خان	خانم	دلھا	دلھن
سید	سیدانی	سنار	سنارن
سکھ	سکھنی	سقا	سقن
شیخ	شیخانی	فقیر	فقیرنی
قصائی	قصائن	کمھار	کمھارن
گدھا	گدھی	گنوار	گنوارن

گھسیارا	گھسیارن	مرغا	مرغی
مینڈک	مینڈکی	موچی	موچن
مغل	مغلانی	مالک	مالکن، مالکہ
نواسہ	نواسی	نانا	نانی
اداکار	اداکارن	بکرا	بکری
بندر	بندریا	بندہ	بندی
باورچی	باورچن	تایا	تائی
جیٹھ	جیٹھانی	تھانیدار	تھانیدارنی
جوگی	جوگن	چچا	چچی
چھوکرا	چھوکری	چودھری	چودھرانی
حلوائی	حلوائن	خالو	خالہ

دیوار	دیوارنی	دیہاتی	دیہاتن
روگی	روگن	رنڈوا	رانڈ
سیٹھ	سیٹھانی	ساتھی	ساتھن
سلطان	سطانہ	شیر	شیرنی
فریبی	فریبن	فرنگی	فرنگن
کبوتر	کبوتری	کتا	کتیا
ماموں	ممانی	مور	مورنی
مہتر	مہترانی	ملک	ملکہ
ناگ	ناگن	نائی	نائن
نندوئی	نند	نوکر	نوکرانی